البقرۃ : 45 [تالیف : بنت عبد الشکور]

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ

(اور تم صبر اور نماز کے ذریعے سے اللہ کی مدد طلب کرو ۔ اور بے شک یہ بہت بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر [بھاری نہیں] ۔)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (اور تم صبر اور نماز سے مدد لیا کرو)

اپنے معاملات میں صبر اور نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو ۔ اگر یہ پچھلی آیات جو بنی اسرائیل کے سیاق وسباق (context) میں دیکھیے تو مطلب یہ ہوگا کہ اگر تمہیں نبی ﷺ کو آخری رسول ماننے میں یہ پریشانی ہے کہ ہمارا مستقبل کیسے ہوگا؟ ہم تو بڑے عالم ہیں، لوگ ہمیں تحفے دیتے ہیں، لوگ ہم سے فتوے پوچھتے ہیں، اور ہمیں دنیا کے کئی فائدے ہوتے ہیں ۔ اگر ہم نے محمد ﷺ کو نبی مان لیا تو کوئی ہمیں نہیں پوچھے گا، ہمیں نذرانے نہیں ملیں گے، محمد ﷺ کی شخصیت بڑی بن جائیگی اور ہماری تو سرداری چلی جائیگی ۔ اُس کے بارے میں فرمایا : صبر اور نماز سے مدد لو ۔
اپنے ذہن سے مستقبل کی فکر و پریشانیوں کو نکال دو ۔ تھوڑی سی قربانی دو پھر دیکھو اللہ تمہیں بہت کچھ دے گا ۔ اللہ تمہیں عزت و دولت بھی دے گا اور تمہیں دینی رہنما بھی بنائے گا ۔ پریشان نہ ہو ۔
بحر حال یہ صرف بنی اسرائیل کے لیے نہیں ہے بلکہ عام معنی سمجھ کے لیے ہیں ۔

غم، پریشانی اور مشکلات کو دُور کرنے کے یہاں دو بہترین طریقے بتائے گئے ہیں کہ انسان صبر اور نماز کا سہارا لے کیونکہ اللہ کی یاد میں جس قدر مصروف رہے گے، دوسری پریشانی خود بخود کم ہوتی جائیگی ۔

صبر (ص ب ر) : ۔ لغوی معنی ← روکنا اور باندھنا
یعنی مشکل اور ناموافق حالات میں عقل اور شریعت دونوں یا اِن میں سے کسی ایک کے تقاضے کے مطابق اپنے آپ کو روکے رکھنا، مشکلات اور تکلیفوں کو برداشت کرنا، اُن کو سہنا، ثابت قدمی سے اپنے کام پر لگے رہنا ۔

صبر صرف تکلیف برداشت کرنے کا نام نہیں بلکہ زندگی کے مختلف حالات میں اللہ کی رضا کے مطابق ثابت قدم رہنے کا نام ہے ۔

صبر کی تین قسمیں بیان کی جاتی ہیں :

1> مصیبت پر صبر (صبر علی المصیبة) : ۔
جب انسان پر کوئی آزمائش آئے، جیسے بیماری، مالی نقصان، کسی پیارے کی وفات یا کوئی اور مشکل، تو شکوہ و ناشکری کے بجائے اللہ پر بھروسہ رکھے اور حوصلے سے اُس آزمائش کا سامنا کرے ۔ اللہ کے فیصلوں پر راضی رہے ۔

2> اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر (صبر علی الطاعة) : ۔
عبادات اور نیک اعمال ہمیشہ آسان نہیں ہوتے ۔ وقت پر نماز پڑھنا، روزے رکھنا، والدین کی خدمت کرنا، حلال روزی کمانا، لوگوں کو دین کی طرف بلانا اور دیگر نیک کاموں پر مستقل قائم رہنا بھی صبر ہے، کیونکہ اِس میں نفس کی خواہشات پر قابو پانا پڑتا ہے ۔

3> اللہ کی نافرمانی سے بچنے پر صبر (صبر عن المعصية) : ۔
جب گناہ کا موقع موجود ہو، لیکن انسان اللہ کے خوف اور اللہ کی رضا کی خاطر اپنے آپ کو اس گناہ سے روک لے، تو یہ بھی صبر ہے ۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، حرام کمائی، زنا یا کسی اور گناہ سے بچنا، خواہ نفس اُس کی طرف مائل ہو ۔

صبر کے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں :
قرآن مجید میں صبر کا ذکر کئی مقامات پر آیا ہے، اور رسول ﷺ نے بھی کئی احادیث میں صبر کی فضیلت، اُس کا اجر اور اُس کی حقیقت کو بیان فرمایا ہے ۔

صبر کے متعلق قرآنِ کریم کی چند آیات : ۔

1> اللہ تعالیٰ کی مدد صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے :
البقرۃ : 153 ← اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد لیا کرو ۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ۔

2> آزمائش پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری :
البقرۃ : 155-157 ← صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجیے، جو مصیبت آنے پر کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ [بے شک ہم صرف اللہ ہی کے لیے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں] ۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی مہربانی اور رحمت ہیں، اور یہی ہدایت یافتہ لوگ ہیں ۔

3> صبر کا بے حساب اجر :
الزمر : ۱۰ ← بے شک صبر کرنے والوں کو اُن کا اجر بے حساب دیا جائے گا ۔

صبر کے متعلق چند احادیث : ۔

1> صبر سب سے بہترین نعمت ہے اور صبر اختیار کرنے والے کو اللہ صبر عطا فرماتا ہے :
بخاری : ۔ کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اُس سے زیادہ وسیع نعمت عطا نہیں کی گئی ۔
[صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے، کیونکہ یہ انسان کو آزمائشوں میں ثابت قدم رکھتا ہے، دِل کو سکون دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ بنتا ہے ۔]
اور اِسی حدیث میں ہے : رسول ﷺ نے فرمایا : "جو شخص صبر اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرما دیتا ہے ۔" [اگر انسان صبر کی کوشش کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کے دل کو مضبوط کرتا ہے اور اُسے صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے ۔]

2> آزمائش میں صبر کرنا مومن کے لیے خیر ہے :
مسلم : ۔ مومن کا معاملہ بڑا عجیب ہے، اُس کا ہر حال اُس کے لیے خیر ہے ۔ اور یہ بات مومن کے سوا کسی اور کو حاصل نہیں ۔ اگر اُسے خوشی ملتی ہے تو شکر کرتا ہے اور اگر تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، اور یہ بھی اُس کے لیے بہتر ہوتا ہے ۔

3> حقیقی صبر پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے :
بخاری : ۔ نبی ﷺ کا گزر ایک عورت پر ہوا جو قبر پر بیٹھی رو رہی تھی ۔ آپ ﷺ نے فرمایا : "اللہ سے ڈر، اور صبر کر ۔" وہ بولی : "جاؤ! آپ تشریف لے جائیں، آپ کو میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی ۔" اُسے معلوم نہیں تھا کہ وہ رسول ﷺ ہیں ۔ جب آپ تشریف لے گئے تو اُسے بتایا گیا کہ وہ رسول ﷺ تھے ۔ وہ فوراً آپ ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئی ۔ وہاں کوئی دربان [پہرہ دینے والا شخص / gatekeeper] نہ تھا ۔ اُس [عورت] نے کہا : "میں آپ کو پہچان نہ سکی تھی ۔" آپ ﷺ نے فرمایا : "اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى" (حقیقی صبر تو وہی ہے جو مصیبت کے پہلے صدمے کے وقت کیا جائے [نہ کہ وقت گزرنے کے بعد]) ۔

4> مصیبتیں گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں :
بخاری : ۔ نبی ﷺ نے فرمایا : "مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج و ملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اُسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے ۔"
اِس لیے مومن کو آنے والی تکلیفوں پر مایوس نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ صبر کے ساتھ برداشت کی گئی مصیبتیں گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن سکتی ہیں ۔

مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دعا :
مسلم : ۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا : "کوئی مسلمان نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ [وہی کچھ] کہے جس کا اللہ نے اُسے حکم دیا ہے :
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا [یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور مجھے (اِس کا) اس سے بہتر بدل عطا فرما] تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس مصیبت پر اجر عطا فرماتا ہے اور اس کے بدلے اُسے اس سے بہتر عطا فرما دیتا ہے ۔"
[ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے] کہا : جب [میرے شوہر] ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے [دل میں] کہا : کون سا مسلمان ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر [ہو سکتا] ہے! وہ پہلا گھرانہ ہے جس نے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کی ۔ پھر میں نے وہ [دعا] پڑھی ۔ تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول ﷺ کی صورت میں اس کا بدل عطا فرما دیا ۔

یہ حدیث ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ مصیبت کے وقت مایوس ہونے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے ۔ جو شخص صبر کے ساتھ یہ دعا پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے اجر عطا فرماتا ہے اور مناسب وقت پر اس نقصان کے بدلے اس سے بہتر عطا کرتا ہے ۔

وَالصَّلٰوةِ (اور نماز [کے ذریعے اللہ سے مدد مانگو])

مصیبت کے وقت نمازیں پڑھو ۔ اللہ سے دعائیں مانگو ۔ نماز سے غم اور پریشانی دور ہو جائیگی ۔ نماز مومن کا سب سے بڑا سہارا ہے ۔

1> مشکل وقت میں نماز کی طرف رجوع :
ابو داؤد [حسن] : ۔ "حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : نبی ﷺ کو جب کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا تو آپ ﷺ نماز پڑھتے ۔"
جب زندگی میں کوئی غم، پریشانی یا مشکل پیش آئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے ہوئے نماز کو اپنا سہارا بنانا چاہیے ۔ کسی وظیفے کی ضرورت نہیں ۔

2> نماز کے ذریعے راحت حاصل کرنا :
ابو داؤد : ۔ "سالم بن ابی الجعد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا : کاش میں نماز پڑھ لیتا تو مجھے سکون مل جاتا ۔ مسعر کہتے ہیں : میرا خیال ہے یہ بنو خزاعہ کا کوئی آدمی تھا، تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا کہ یہ نماز کو تکلیف کی چیز سمجھتا ہے [لوگوں نے یہ مطلب لیا جیسے کوئی یہ کہے کہ "کاش یہ (نماز کا) بوجھ اتر جائے"، یا "کاش یہ کام ختم ہو جائے"] ۔ تو اُس نے کہا : میں نے رسول ﷺ کو سنا ہے، آپ ﷺ فرما رہے تھے : "اے بلال! نماز کے لیے اقامت کہو اور ہمیں اِس سے راحت [آرام و سکون] پہنچاؤ ۔"
نماز سکون اور راحت کا بھی ذریعہ ہے ۔

3> نماز کو آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا گیا :
النسائی : ۔ رسول ﷺ نے فرمایا : "... میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے ۔"
نماز مومن کے لیے سکون، خوشی اور دل کی راحت کا ذریعہ ہے ۔ رسول ﷺ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا، اس لیے مومن کو بھی نماز کو بوجھ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے قریب ہونے اور دل کا اطمینان حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھنا چاہیے ۔ سجدوں میں زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہیے کیونکہ سجدے میں انسان اللہ کے بہت قریب ہوتا ہے ۔ اِسی طرح تہجد کی نماز میں مصیبت سے نجات کے لیے اللہ سے خوب دعائیں کرنی چاہیے ۔

کسی کو کوئی بھی پریشانی ہو، اُس کا حل یہ دو چیزیں ہیں :
1> صبر 2> نماز

وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ (اور بے شک یہ بہت بھاری ہے مگر عاجزی کرنے والوں پر [بھاری نہیں])

یہاں اِنَّ اور لامِ تاکید دونوں موجود ہیں، جو بات پر زیادہ زور دینے کے لیے استعمال ہوتے ہیں یعنی "بلاشبہ یہ ایک نہایت ہی دشوار کام ہے" ۔

علماء نے "اِنَّهَا" کی "ها" ضمیر کے بارے میں غور کیا ۔ یہ مؤنث ضمیر ہے ۔
یہ ضمیر کس کی طرف اشارہ کرتی ہے، اِس بارے میں علماء نے کئی آراء و اقوال بیان کیے ہیں :
1> الصَّلٰوة (نماز) [زیادہ مشہور تفسیر]
2> الْاِسْتِعَانَة (صبر اور نماز کے ذریعے اللہ سے مدد مانگنا)
3> تمام احکام اور ہدایات جو بھی اِس سے پہلے ذکر کیے گئے (اُن پر عمل کرنا بھاری ہے)

الْخٰشِعِيْنَ (خ ش ع) ← عاجزی کرنے والے، [اللہ کے سامنے] جھکنے والے، اپنے نفس اور انا کو نیچا کرنے والے ۔

نماز ہر شخص کے لیے آسان نہیں ہوتی ۔ جن لوگوں کے دل دنیا میں بہت زیادہ مشغول ہوتے ہیں اور اللہ کی عظمت کا احساس کم ہوتا ہے، اُن کے لیے نماز ایک بوجھ محسوس ہوتی ہے ۔ لیکن خاشعین کو نماز بوجھ نہیں لگتی ۔
یعنی نماز پڑھنا اُن لوگوں کے لیے بھاری نہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں، اللہ کے سامنے جھکنے والے ہیں ۔ کیونکہ جو نماز پڑھتے ہیں اُن کے لیے مشکل نہیں ہوتا لیکن جو فرض نماز ہی نہیں پڑھتے اُن کے لیے تو نفلی نمازیں پڑھنا بہت بھاری ہوتی ہے ۔

خلاصہ اور سبق : ۔
1> کسی بھی مصیبت و پریشانی کو برداشت کرنے کے لیے صبر اور نماز کا سہارا لو ۔
2> نماز کی پابندی عام لوگوں کو مشکل لگتی ہے لیکن خشوع و خضوع کرنے والوں کو مشکل نہیں بلکہ اطمینان، راحت، سکون اور اللہ سے قرب کا ذریعہ ہوتی ہے ۔

Compiled by : Bint A. Shakoor
(As-Saajidoon)